مکتبۃ المدینہ
MAKTABA TUL MADINAH

فضائلِ امامِ حسین (رضی اللہ عنہ)

صفحات 17

حُسین (رضی اللہ عنہ) دُنیا میں میرے پھول ہیں 04

امامِ حسین (رضی اللہ عنہ) کی نماز و تلاوت سے محبّت 12

25 حج پیدل کئے 15

محبّتِ امامِ حُسین کی وجہ سے مغفرت ہوگئی 16

پیشکش: مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

فَضائلِ اِمامِ حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ

دُعائے عطّار

یا اللہ! جو کوئی رسالہ: ”فضائلِ امامِ حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ“ کے 17 صفحات پڑھ یا سُن لے اُس کو جنّتی ابنِ جنّتی صحابی ابنِ صحابی، نواسۂ رسول، نوجوانانِ جنّت کے سردار امامِ حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا جنّت الفردوس میں جَوار نصیب فرما۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

دُرود شریف کی فضیلت

حضرتِ سیِّدُنا امامِ حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے **روایت** ہے کہ **حضور** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے **فرمایا: کنجوس** ہے وہ شخص جس کے سامنے میرا ذِکر ہوا، پھر اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا۔

(ترمذی ج۵ص۳۲۱حدیث۳۵۵۷، دار الفکر بیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تعارف

سُلطانِ کربلا، سیِّدُ الشُّہدا، امامِ عالی مقام، امامِ عرش مقام، حضرتِ سیِّدُنا امامِ **حسین** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا مبارَک نام: **حُسین**، کنیت: ابوعبدُ اللہ اور القاب: سِبطِ رسولُ اللہ اور رَیْحَانَۃُ الرَّسُوْل (یعنی رسول کے پھول) ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی وِلادت (Birth) ہجرت کے چوتھے سال 5 شعبانُ المعظم کو مدینۂ منورہ میں ہوئی۔ حُضورِ پُرنور سیِّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کا نام ”**حُسین**“ اور ”**شبیر**“ رکھا اور آپ کو اپنا بیٹا فرمایا۔

(اسد الغابۃ ج۲ص۲۵، ۲۶ ملتقطاً، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

کیا بات رَضاؔ اُس چمنستانِ کرم کی زہرا ہے کلی جس میں حُسین اور حَسَن پھول

(حدائقِ بخشش ص۷۹، مکتبۃ المدینہ کراچی)

شرحِ کلامِ رضا: اے رضا! اُس رَحمتوں برکتوں والے باغ کی کیا بات ہے جس کی کلی حضرت بی بی فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا ہیں اور پھول حضراتِ حسنینِ کریمین (یعنی امام حَسَن و

www.dawateislami.net

حسین رَضِیَ اللہُ عَنۡہُمَا) ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

گھٹی، اَذان اور عقیقہ

اللہ کریم کے آخری نبی صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے پیارے پیارے نواسے حضرتِ سیِّدُنا امامِ حسین رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کے سیدھے (Right) کان میں اَذان دی اور بائیں (Left) کان میں تکبیر پڑھی اور اپنے مبارک جُوٹھے شریف سے گُھٹی عطا فرماتے ہوئے دُعاؤں سے نوازا۔ ساتویں دن آپ کا نام **"حُسین"** رکھا اور ایک بکری سے عقیقہ کیا اور آپ کی امّی جان خاتونِ جنّت حضرتِ بی بی فاطمہ زہرا رَضِیَ اللہُ عَنۡہَا سے اِرشاد فرمایا: حَسَن رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کی طرح اِن کا سر مُنڈا کر بالوں کے برابر چاندی خیرات کرو۔

(اسد الغابۃ ج٢ ص٢٤، ٢٥، ملخصاً)(شرح شجرہ قادریہ ص45، مکتبۃ المدینہ کراچی)

بالوں کے وَزن کے برابر خیرات

حضرتِ بی بی فاطمۃ الزہرا رَضِیَ اللہُ عَنۡہَا کے ہاں جب حضرت سیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کی وِلادت شریف (Birth) ہوئی تو انہوں نے بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں عرض کی: "یارسولَ اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا میں اپنے بیٹے کا عقیقہ نہ کروں؟" اِرشاد فرمایا: "نہیں! پہلے اِن کے بال اُترواؤ اور بالوں کے وزن برابر چاندی صفّہ والوں اور دوسرے مسکینوں پر صدقہ کرو۔" (مسند للامام احمد ج١٠ ص٣٤٠ حدیث ٢٧٢٥٣، دار الفکر بیروت)

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! سنّت یہ ہے کہ بچّے کے بالوں کے وزن کے برابر سونا یا چاندی صدقہ کی جائے۔ (احیاء العلوم، اردو ج٢ ص٢٠٤، مکتبۃ المدینہ کراچی) **مُسْتَحَب** ہے کہ (پیدائش کے ساتویں دِن) عقیقہ کرے اور جب جانور پر چُھری چلے تو بچّے کے سر پر اُسترہ پھرے اور بال

اُتریں پھر ان بالوں کے وزن کی چاندی یا سونا خیرات کیا جائے نیز بال اُترنے کے بعد زعفران گھول کر سَر پر مَلا جائے ایسا کریں گے تو ثواب ملے گا۔ (بہارِ شریعت ج ۳ ص ۳۵۵،۳۵۷،ملتقطاً، مکتبۃ المدینہ کراچی)

مرحبا سرورِ عالَم کے پِسر آئے ہیں　　سیّدہ فاطِمہ کے لختِ جگر آئے ہیں
واہ قسمت کہ چَراغِ حَرَمین آئے ہیں　　اے مسلمانو! مبارَک کہ حُسین آئے ہیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

”شہیدِ کربلا“ کے نو حروف کی نسبت سے 9 فرامینِ مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

(1) حُسین (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ) مجھ سے ہیں اور میں حُسین (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ) سے ہوں، اللہ پاک اُس سے مَحَبَّت فرماتا ہے جو حُسین (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ) سے مَحَبَّت کرے، حُسین اَسباط میں سے ایک ”سِبط“ ہیں۔ (ترمذی ج ۵ ص ۴۲۹ حدیث ۳۸۰۰)

حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحمۃُ اللہِ علیہ اِس حدیثِ پاک کے تحت اِرشاد فرماتے ہیں: میں اور حُسین گویا ایک ہی ہیں ہم دونوں سے مَحَبَّت ہر مسلمان کو چاہیے، مجھ سے مَحَبَّت حُسین سے مَحَبَّت ہے اور حُسین سے مَحَبَّت مجھ سے مَحَبَّت ہے چونکہ آئندہ واقعات حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیشِ نظر تھے اِس لیے اِس قسم کی باتیں اُمت کو سمجھائیں۔ ”سِبط“ وہ درخت جس کی جڑ ایک ہو اور شاخیں بہت ایسے ہی میرے حُسین سے میری نسل چلے گی اور اِن کی اَولاد سے مشرق و مغرب بھر جائے گی، دیکھ لو آج ساداتِ کرام مشرق و مغرب میں ہیں اور یہ بھی دیکھ لو کہ حَسَنی سیّد تھوڑے ہیں حُسینی سید بہت زیادہ ہیں اِس فرمانِ عالی کا ظہور ہے۔ (مراٰۃ ج ۸ ص ۴۸۰، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)

یاشہیدِ کربلا فریاد ہے　　نورِ چشمِ فاطمہ فریاد ہے
آہ! سِبطِ مصطفٰے فریاد ہے　　ہائے! ابنِ مُرتضٰی فریاد ہے
(وسائلِ بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(2) حَسن و حُسین (رَضِیَ اللہُ عَنۡہُمَا) جنّتی جوانوں کے سردار ہیں۔ (ترمذی ج۵ص۴۲۶حدیث۳۷۹۳)

حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جو لوگ جوانی میں وفات پائیں اور ہوں جنّتی حضرتِ حسنین کریمین (رَضِیَ اللہُ عَنۡہُمَا) اُن کے سردار ہیں ورنہ جنّت میں تو سبھی جوان ہوں گے۔ (مِراٰۃ ج۸ص۴۷۵)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِیب صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

(3) حَسن و حُسین (رَضِیَ اللہُ عَنۡہُمَا) دُنیا میں میرے دو پھول ہیں۔ (بخاری ج۲ص۵۴۷حدیث:۳۷۵۳)

مفتی احمد یار خان رَحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: فرمانِ نبوی کا مطلب یہ ہے کہ حضرتِ حسن و حسین (رَضِیَ اللہُ عَنۡہُمَا) دُنیا میں جنّت کے پھول ہیں جو مجھے عطا ہوئے، اِن کے جسم سے جنّت کی خوشبو آتی ہے اِس لیے حضور (صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اِنہیں سونگھا کرتے تھے اور حضرتِ علی (رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ) سے فرماتے تھے "اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَبَا رَیۡحَانَیۡنِ" یعنی اے دو پھولوں کے ابو تم پر سلام ہو۔ (مِراٰۃ ج۸ص۴۶۲)

ایک اور مقام پر مفتی صاحب فرماتے ہیں: جیسے باغ والے کو سارے باغ میں پھول پیارا ہوتا ہے ایسے ہی دُنیا اور دُنیا کی تمام چیزوں میں مجھے حضراتِ حسنین کریمین (رَضِیَ اللہُ عَنۡہُمَا) پیارے ہیں۔ اَولاد پھول ہی کہلاتی ہے سارے نواسی نواسوں میں حضور صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ دونوں فرزند (یعنی بیٹے) بہت پیارے تھے۔ (مِراٰۃ ج۸ص۴۷۵)

اُن دو کا صَدقہ جن کو کہا میرے پھول ہیں
کیجے رَضا کو حشر میں خنداں مثالِ گل (حدائقِ بخشش)

عاشقِ صحابہ واہلِ بیت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری

رضوی دامت برکاتھم العالیہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے اِس شعر کی وَضاحت یوں فرماتے ہیں: اِن دو سے مُراد حضرتِ سَیِّدُنا امامِ حسن اور حضرتِ سَیِّدُنا امامِ حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُما ہیں۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اِن دونوں کا صَدقہ بارگاہِ رسالت میں پیش کیا ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے اِن دو پُھولوں کے صَدقے میں رَضا پر ایسا کرم کیجیے کہ رَضا بھی قیامت کے دِن پھول کی طرح مسکرا رہا ہو۔ (دوست کسے بنایا جائے، ص21)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

(4) یہ میرے دونوں بیٹے میری بیٹی کے بیٹے ہیں، الٰہی میں اِن دونوں سے محبت کرتا ہوں تُو بھی اِن سے محبت فرما اور جو اِن سے محبت کرے اُس سے بھی محبت فرما۔

(ترمذی ج۵ص ۴۲۷ حدیث ۳۷۹۳)

"مِراٰۃ" میں ہے: یعنی یہ حُکماً میرے بیٹے ہیں اور حقیقتاً میری بیٹی کے بیٹے ہیں، مجھے اِن سے بیٹوں جیسی محبت ہے۔ خیال رہے کہ حضرت (بی بی) فاطمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کی یہ خصوصیت ہے کہ آپ (رَضِیَ اللہُ عَنْہَا) کی اَولاد حضور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی نسل ہے اِس سے حضور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی نسل چلی، گویا حسن و حسین (رَضِیَ اللہُ عَنْہَا) حضور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی نسل بھی ہیں اور نسل کی اَصل بھی وَرنہ نسب باپ سے ہوتا ہے نہ کہ ماں سے، ہاں شَرف (یعنی فضیلت) ماں سے بھی ہو جاتا ہے۔ لفظ آل دونوں پر بولا جاتا ہے بیٹے کی اولاد پر بھی اور بیٹی کی اولاد پر بھی۔ (مراۃ ج۸ ص ۴۷۶)

ہے رُتبہ اِس لئے کونین میں عصمت کا عِفَّت کا   شرف حاصِل ہے اِن کو دامنِ زہرہ سے نسبت کا
اِنھی کے ماہ پارے دو جہاں کے لاج والے ہیں   یہ ہی ہیں مَجمعِ بحرَین سر چشمہ ہدایت کا
(دیوانِ سالک)

مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ علیہ حدیثِ پاک کے اِس حصے **"الٰہی میں اِن دونوں سے مَحَبَّت کرتا ہوں تُو بھی اِن سے مَحَبَّت فرما اور جو اِن سے مَحَبَّت کرے اُس سے بھی**

محبَّت فرما" کے تحت فرماتے ہیں: اِس دُعا کا مقصود (وہاں موجود) حضرت سیدنا اُسامہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمَا) کو سنانا اور بتانا ہے کہ اُسامہ میرے حَسَن و حُسین سے محبت کرو کہ اِن کی محبت اللہ پاک کی محبوبیت کا ذریعہ ہے۔ خیال رہے کہ دِلی محبت بجلی کے کرنٹ کی طرح ایک متعدی (یعنی پھیلنے والی) چیز ہے جس سے محبت ہوتی ہے اُس کی اَولاد گھر والے نوکروں چاکروں حتّٰی کہ اُس کے شہر سے محبت ہو جاتی ہے۔ (مِراٰۃ ج۸ ص۴۷۶)

سیّدہ زاہِرہ طَیِّبہ طاہِرہ جانِ احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام
حَسَنِ مجتبٰی سَیِّدُ الْاَسْخِیَا راکبِ دُوشِ عزت پہ لاکھوں سلام
دُرِّ دُرجِ نَجف مِہرِ بُرجِ شرف
رنگِ روئے شہادت پہ لاکھوں سلام (حدائقِ بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(5) اللہ کریم کے آخری نبی صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے پوچھا گیا کہ اہلِ بیت میں آپ کو زیادہ پیارا کون ہے؟ فرمایا: حَسَن اور حُسین، اور حضور (حضرت بی بی) فاطمہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہَا) سے فرماتے تھے کہ میرے پاس میرے بچّوں کو بُلاؤ پھر اُنہیں سونگھتے تھے اور اپنے سے لپٹاتے تھے۔ (ترمذی ج۵ ص۴۲۸ حدیث۳۷۹۷)

اے عاشقانِ صحابہ واہلِ بیت! حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اِنہیں کیوں نہ سونگھتے وہ دونوں تو حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے پھول تھے، پھول سونگھے ہی جاتے ہیں، اُنہیں کلیجے (یعنی سینے) سے لگانا لپٹانا انتہائی محبت و پیار کے لیے تھا۔ اِس سے معلوم ہوا کہ چھوٹے بچّوں کو سونگھنا، اُن سے پیار کرنا، انہیں لپٹانا چمٹانا سُنّتِ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے۔ (مِراٰۃ ج۸ ص۴۷۸)

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! قرآن کریم کے بعد سب سے زیادہ قابلِ اعتماد احادیثِ مبارکہ کی کُتب "**صحاحِ سِتّہ**" یعنی چھ صحیح کُتب کہلاتی ہیں جن میں سے ایک

کتاب ”تِرمذی شریف“ بھی ہے اِس میں ہے کہ وَلیوں کے شہنشاہ مولیٰ علی مُشکل کُشا (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ) فرماتے ہیں: حضرت سیدنا امامِ حسن (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ) کی شکل مبارک سر سے سینہ تک حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے مُشابِہ (یعنی مِلتی جُلتی) تھی اور امامِ حسین (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ) کی سینے سے ناخنِ پا (یعنی پاؤں کے ناخن) تک۔ (ترمذی ج۵ص ۴۳۰ حدیث ۳۸۰۴)

امام عشق و محبت، عظیم عاشقِ صحابہ و اہلِ بیت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

معدوم نہ تھا سایۂ شاہِ ثقلین — اس نور کی جلوہ گہ تھی ذاتِ حسنین
تمثیل نے اس سایہ کے دو حصّے کیے — آدھے سے حَسن بنے ہیں آدھے سے حُسین
(حدائق بخشش)

شرحِ کلامِ رضا: انسان و جنات کے شہنشاہ، مکّی مَدَنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک جسم کا سایہ مبارک نہ تھا مگر نور والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا سایہ مبارک حضراتِ حسنین کریمین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُما کی صورت میں نظر آتا تھا کہ سرِ پاک سے سینۂ مبارکہ تک امام حسن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اور امام حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ مبارک سینے سے پاؤں شریف تک حضور صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے مِلتے جُلتے تھے۔

حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ فرماتے ہیں: خیال رہے کہ حضرت (بی بی) فاطمہ زہرا (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا) از سر تا قدم بالکل ہم شکلِ مصطفٰی (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) تھیں اور آپ کے صاحبزادگان (یعنی بیٹوں) میں یہ مشابہت تقسیم کر دی گئی تھی۔ (مِراٰۃ ج۸ ص ۴۸۰)

رسولُ اللہ کی جیتی جاگتی تصویر کو دیکھا — کیا نظارہ جن آنکھوں نے تفسیرِ نبُوّت کا
(دیوانِ سالک)

اَچھوں کی مشابہت

اے عاشقانِ صحابہ و اہلِ بیت: حضور صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے قدرتی مُشابہت بھی

www.dawateislami.net

اللہ پاک کی نعمت ہے جو اپنے کسی عمل کو حضور (صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کے مشابہ کر دے تو اُس کی بخشش ہو جاتی ہے تو جسے خدائے پاک اپنے محبوب کے مشابہ کرے اُس کی محبوبیت کا کیا حال ہو گا اِس لیے یہ حدیث فضائلِ اہلِ بیت کے سلسلے میں لائی گئی۔ (مراٰۃ ج۸ ص۴۸۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

(6) حَسَن و حُسین (رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا) سے جس نے محبت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے ان سے دشمنی کی اُس نے مجھ سے دشمنی کی۔ (مستدرک ج۴ ص۱۵۶ حدیث ۴۸۳۰، دار المعرفۃ بیروت)

(7) اللہ پاک دوست رکھے اُسے جو حُسین (رَضِیَ اللہُ عَنْہ) کو دوست رکھے، حُسین (رَضِیَ اللہُ عَنْہ) سبط ہے اَسباط سے۔ (ترمذی حدیث ۳۸۰۰ ج۵ ص۴۲۹)

(8) حَسَن میرے ہیں اور حُسین علی کے۔ (فیض القدیر ج۳ ص۵۵۱، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

مفتی احمد یار خان رَحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اِس فرمانِ عالی شان کا مطلب یہ ہے کہ بڑا بیٹا دادا، نانا کا ہوتا ہے چھوٹا بیٹا باپ کا، یہ تقسیم اظہارِ کرم کے لیے ہے۔ (مراٰۃ ج۸ ص۴۷۹)

(9) جِسے یہ پسند ہو کہ کسی جنّتی مَرد کو دیکھے (ایک روایت میں ہے) جنّتی جوانوں کے سردار کو دیکھے وہ "حُسین بن علی" کو دیکھے۔ (الشرف المؤبد لآلِ محمد للنبہانی، ص۶۹)

حُسین ابنِ علی کا صدقہ، ہمارے غوثِ جلی کا صدقہ
عطا مدینے میں ہو شہادت، نبیِّ رحمت شفیعِ اُمّت (وسائلِ بخشش)

"حُسین" کے چار حُرُوف کی نسبت سے 4 حکایاتِ امام حُسین رَضِیَ اللہُ عَنْہ

(1) غریبوں مسکینوں سے محبت

نواسۂ رسول حضرت سیدنا امامِ عالی مقام امامِ حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے پاس اُن کی زوجہ

www.dawateislami.net

(وائف) یہ پیغام لے کر گئیں کہ ''ہم نے آپ کے لیے لذیذ کھانا اور خوشبو تیار کی ہے، آپ اپنے ہم پلّہ دیکھیں اور انہیں ساتھ لے کر ہمارے پاس تشریف لائیے۔'' حضرت سیِّدُنا امامِ عالی مقام امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ مسجِد میں تشریف لے گئے اور وہاں جو مساکین تھے اُنہیں لے کر گھر تشریف لے گئے۔ پڑوس کی خواتین آپ کی زوجہ کے پاس آکر کہنے لگیں، خدا کی قسم! آپ کے گھر تو مساکین جمع ہوگئے۔ پھر حضرتِ سیِّدُنا امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اپنی زوجہ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: میں تمہیں اپنے اُس حق کی قسم دیتا ہوں جو میرا تجھ پر ہے کہ تم کھانا اور خوشبو بچا کر نہیں رکھو گی۔ پھر اُنہوں نے ایسے ہی کیا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے مساکین کو کھانا کھلایا، انہیں کپڑے پہنائے اور خوشبو لگائی۔

(حُسنِ اخلاق ص62، مکتبۃ المدینہ کراچی)

(2) راہِ خُدا میں صدقہ و خیرات

امامِ عالی مقام، حضرتِ سیِّدُنا امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے مکانِ عالی شان پر ایک فقیر مدینۂ پاک کی گلیوں سے ہوتا ہوا پہنچا تو دَروازے پر دستک دی اور اشعار کی صورت میں کہنے لگا: جس نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے اُمید رکھی اور جس نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے دَروازے پر دستک دی وہ کبھی نا اُمید نہیں ہوا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ صاحبِ جود و کرم بلکہ جود و سخاوت کے چشمے ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ گھر میں نماز پڑھ رہے تھے، (نماز ادا فرما کر) دَروازے پر تشریف لائے تو دیکھا سامنے ایک دیہاتی کھڑا ہے جس کی شکل غُربت اور بھوک کا اِعلان کر رہی تھی، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے اپنے غلام ''قَنبَر'' سے فرمایا: ہمارے خرچ میں سے کتنا مال بچا ہوا ہے؟ عرض کی: دو سو درہم ہیں جو آپ کے حکم کے مطابق آپ کے اہلِ خانہ پر خرچ کرنے ہیں۔ فرمایا: جاؤ سب لے آؤ کیونکہ وہ شخص

آیا ہے جو میرے گھر والوں سے زیادہ اِن درہموں کا حق دار ہے۔ چنانچہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے وہ درہم اُس فقیر کو دیئے اور فرمایا: یہ لے لو اور اِن کے کم ہونے پر میں تم سے معافی چاہتا ہوں، ہمیں ہر حال میں مہربانی ہی کا حکم ہے، یہ کم ہیں اگر اور زیادہ ہوتے تو وہ بھی تمہیں دے دیتا۔ فقیر نے درہم لئے اور آپ کو دُعائیں دیتا اور تعریفیں کرتا ہوا خوشی خوشی رخصت ہو گیا۔ (ابن عساکر ج۱۴ص۱۸۵، ملخصاً، دار الفکر بیروت)

مفلس وناچار وخستہ حال ہوں مخزنِ جُود وعطا فریاد ہے (وسائلِ بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

(3) گالیاں دینے والے کو دُعائیں دِیں

ایک مرتبہ عِصام بن مُصطَلِق نامی شخص جو کہ مولائے کائنات حضرت سیّدُنا علی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے بُغض رکھتا تھا، حضرت سَیّدنا امامِ حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے سامنے اُنہیں اور اُن کے ابو جان حضرت سیّدنا علی المرتضی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو بُرا بھلا کہنے لگا۔ حضرتِ سیّدنا امامِ حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اُس کو جھڑکنے یا جوابی کاروائی کرنے کے بجائے اَعُوذُ بِاللہ اور بِسْمِ اللہ پڑھنے کے بعد یہ آیاتِ مبارکہ تلاوت فرمائیں:

خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِیْنَ ﴿۱۹۹﴾ وَ اِمَّا یَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّیْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ﴿۲۰۰﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓىٕفٌ مِّنَ الشَّیْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ ﴿۲۰۱﴾ۚ

(پ۹، الاعراف: ۱۹۹، ۲۰۱)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اے محبوب معاف کرنا اختیار کرو اور بھلائی کا حکم دو اور جاہلوں سے منہ پھیر لو، اور اے سُننے والے اگر شیطان تجھے کوئی کونچا دے (کسی بُرے کام پر اُکسائے) تو اللہ کی پناہ مانگ بے شک وہی سُنتا جانتا ہے۔ بے شک وہ جو ڈر والے ہیں جب اُنہیں کسی شیطانی خیال کی ٹھیس لگتی ہے، ہوشیار ہو جاتے ہیں اسی وقت اُن کی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔

www.dawateislami.net

پھر فرمایا: اپنے اوپر بوجھ ہلکا رکھ اور میں اللہ سے تیرے لئے اور اپنے لئے مغفرت کا سوال کرتا ہوں، اِس کے علاوہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اُس کے ساتھ اِس قدر عفوودر گزر، نرمی وخوش اخلاقی سے پیش آئے کہ اُس کا بغض وعداوت (یعنی دشمنی) ایک دم محبت میں تبدیل ہو گیا اور وہ یہ کہنے پر مجبور ہو گیا وَمَا عَلَى وَجْهِ الْاَرْضِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْهُ وَمِنْ اَبِيْهِ یعنی رُوئے زمین پر حضرت سَیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہ اور اِن کے ابو جان حضرت سیدنا علی رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے زیادہ میرے نزدیک کوئی محبوب نہیں۔

(تفسیر بحر المحیط ج۴ص ۴۴۶، دار الکتب العلمیۃ بیروت، تفسیر قرطبی ج۴ص ۲۵۰، ملخصاً، دار الفکر بیروت)

اصلِ نسلِ صفا وجہِ وصلِ خدا　　　باب فضلِ وِلایت پہ لاکھوں سلام　(حدائقِ بخشش)

شرح کلامِ رضا: حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہ خالِص پاک سادات کی جڑ اور بُنیاد ہیں، واصِل بِاللہ ہونے (یعنی اللہ پاک کا مقرَّب بننے) کا سبب اور فضائلِ وِلایت ملنے کا دروازہ ہیں، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ پر لاکھوں سلام ہوں۔　(کراماتِ شیر خدا ص 13، مکتبۃ المدینہ کراچی)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب　　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

(4) سخاوت کی ایک مثال

امامِ عالی مقام، امامِ عرش مقام، امامِ ہمام، امامِ تشنہ کام، حضرتِ سیِّدُنا امامِ حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی سواری کا گزر مساکین کے پاس سے ہوا وہ بچے کھچے ٹکڑے کھا رہے تھے۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے انہیں سلام اِرشاد فرمایا۔ مساکین نے آپ کو کھانے کی دعوت دی تو آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے پارہ 20 سورۃ القصص، آیت نمبر 83 کا یہ حصّہ تلاوت فرمایا:

لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا ؕ　　ترجمۂ کنزالایمان: جو زمین میں تکبر نہیں چاہتے اور نہ فساد۔

پھر آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سواری سے نیچے تشریف لائے اور اُن کے ساتھ کھانا کھایا۔ اِس کے

بعد اِرشاد فرمایا: میں نے تمہاری دعوت قبول کی اَب تم میری دعوت قبول کرو۔ پھر حضرت سیدنا امام عالی مقام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے اُن کو سوار کیا اور اپنے گھر لا کر اُنہیں کھانا کھلایا اور کپڑے اور دراہم عطا فرمائے۔ (حُسنِ اخلاق، ص 63) **اللہ ربُّ الْعِزَّت کی ان پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

سخاوت بھی ترے گھر کی عنایت بھی ترے گھر کی
ترے دَر کا سُوالی جھولیاں بَھر بَھر کے لاتا ہے (وسائلِ بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نواسۂ رسول رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی عِبادات

اے عاشقانِ امامِ حُسین! ہمارے آقا و مولیٰ، شہیدِ کربلا حضرتِ سیدنا امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بڑے عبادت گُزار تھے چنانچہ شبِ عاشورا (دس محرم کی رات) امامِ عالی مقام، امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اپنے پیارے بھائی حضرتِ سیدنا عباس علم دار رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو فرمایا: کسی طرح یہ لڑائی کل تک مؤخر ہو جائے اور آج کی رات ہمیں اللہ پاک کی عبادت کے لئے مل جائے، اللہ کریم خوب جانتا ہے کہ مجھے نماز، تلاوتِ قرآن اور کثرت کے ساتھ دُعا مانگنا اور اِستِغفار کرنا بہت پسند ہے۔ (الکامل فی التاریخ ج ۳ ص ۴۱۵، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! محبت اطاعت کرواتی ہے، امامِ عالی مقام امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے ہماری محبت کیسی ہے؟ ذرا ہم غور کریں؟ دس محرم الحرام کی رات امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی ظاہری زندگی مُبارک کی آخری رات تھی مگر اللہ پاک کی عبادت کا ذوق و شوق دیکھئے؟ اور عین شہادت کے وَقْت بھی آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بارگاہِ الٰہی میں سَجدے کی حالت میں تھے۔

اِس دوگانہ پر فِدا ساری نمازیں جس میں دھارِ حُلقوم پہ سر خم ہو عبادت کے لئے
(دیوانِ سالک)

www.dawateislami.net

کاش !کاش! ہم غلامانِ امامِ حسین بھی اپنے محبوب کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے عبادات وریاضات کرتے ہوئے اپنی زندگی کے شب وروز گزاریں۔ یاد رکھئے ! حدیثِ پاک میں ہے: بندہ اُسی کے ساتھ ہو گا جس کے ساتھ وہ محبت کرتا ہو گا، اگر ہم زَبان سے امامِ حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے محبت کے دعوے کرتے رہیں مگر امامِ عالی مقام امامِ حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی مبارک سیرت کو نہ اپنائیں تو ہماری محبت ناقص ہے کیونکہ عاشق اپنے محبوب کے پیچھے پیچھے چلتا ہے۔ حضرتِ سَیِّدُنا امامِ حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے اپنے مُبارَک چہرے پر اپنے نانا جان رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری پیاری سُنّت داڑھی شریف سجائی ہوئی تھی، آپ کے ابوجان مولا مشکل کُشا رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی بھی گھنی (یعنی بھری ہوئی) داڑھی شریف تھی۔ ہم غور کریں کہ ہمارے چہرے پر یہ سُنّتِ رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے ؟ امامِ عالی مقام حضرتِ سَیِّدُنا امامِ حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے اپنی مبارک زندگی کی آخری نمازِ فجر اپنے خیمے میں باجماعت ادا فرمائی جبکہ دُشمن چاروں طرف سے تلواریں چمکا رہے تھے؟ اہلِ بیتِ اَطہار علیھم الرضوان کی اَصل محبت اِن کی پیروی کرنے میں ہے، امامِ عالی مقامِ امامِ حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی مبارک زندگی سے ہمیں یہ دَرس ملتا ہے کہ ہمیں پانچوں نَمازیں باجماعت ادا کرنی چاہئیں اور وقت آنے پر دِین کی خاطر ہر طرح کی قربانی پیش کرنے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ اللہ کریم ہمیں صحابہ و اہلِ بیت رَضِیَ اللہُ عَنْھُم کی حقیقی محبت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صحابہ و اہلِ بیت رَضِیَ اللہُ عَنْھُم کی محبت دِلوں میں پیدا کرنے اور بڑھانے میں عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کی خدمات بیان کرنے کی محتاج نہیں، الحمدللہ! عاشقِ امامِ عالی مقام، امیرِ اہلسنّت دامت برکاتھم العالیہ سالہا سال سے غلامانِ

امام حسین کو عاشورے کے دِنوں میں امام حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہ سمیت دیگر شہیدان واسیرانِ کربلا کے ایصالِ ثواب کے لئے راہِ خُدا کے مدنی قافلوں میں سفر کرکے نیکی کی دعوت عام کرنے کی ترغیب اِرشاد فرماتے ہیں، آپ کے ذوق کو بڑھانے کیلئے گزشتہ دوسال سے اِن دنوں میں سفر کرنے والے عاشقانِ صحابہ واہلِ بیت کی تعداد پیشِ خدمت ہے: 1439ھ بمطابق 2018 کو ملک بھر سے کم و بیش 13 ہزار 635 مدنی قافلوں میں 97 ہزار 206 جبکہ 1440ھ بمطابق 2019 کو پاکستان میں کم و بیش 90 ہزار اور ہند میں 7218 اسلامی بھائیوں نے مدنی قافلوں میں سفر کی سعادت حاصل کی۔

آل سے اصحاب سے قائم رہے تا ابد نسبت اے نانائے حسین
صدقہ شہزادوں کا آقا کیجئے کیجئے رحمت اے نانائے حسین
ہر ولی کاواسِطہ عطّارؔ پر کیجئے رحمت اے نانائے حسین (وسائلِ بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

نماز روزے کی کثرت

حضرتِ سیِّدُنا علّامہ ابنِ اثیر جزری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سَیِّدُنا امامِ حُسین رَضِیَ اللہُ عَنْہ کثرت سے نماز پڑھتے، روزے رکھتے، حج کرتے، صدقہ و خیرات کرتے اور تمام بھلائی کے کاموں کو کرتے تھے۔ (اُسد الغابۃ ج ۲ص۲۸ رقم ۱۱۷۳)

شہزادۂ امامِ عالی مقام حضرت سیدنا امام زین العابدین رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا: میرے ابو جان حضرت سیّدنا امامِ حُسین رَضِیَ اللہُ عَنْہ دِن اور رات میں ہزار (1000) رکعت نوافل ادا فرمایا کرتے تھے۔ (عقد الفرید ج ۳ص ۱۱۴مختصراً، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

عظیم تابعی بزرگ حضرتِ سَیِّدنا اِمام شَعبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے دیکھا حضرت سیّدنا امامِ حُسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ رَمضانُ المُبارک میں مکمل قرآنِ کریم ختم فرمایا کرتے تھے۔ (سیر اعلام النبلاء ج ۴ص ۴۱۰، دار الفکر بیروت)

آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو حج کا بہت شوق تھا چنانچہ مروی ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے 25 حج پیدل کئے۔ (ابن عساکر ج ۱۴ ص ۱۸۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

امامِ پاک کا عمامہ شریف

ایک تابعی بُزُرگ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیّدنا امامِ حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی زیارت کی تو دیکھا کہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے عمامہ شریف باندھا ہوا تھا اور عمامے کے نیچے سے آپ کے کچھ مبارک بال نکلے ہوئے تھے۔ (مجمع الزوائد ج ۵ ص ۲۵۶ حدیث ۸۶۷۱، دار الفکر بیروت)

ابو جان سے مَحَبَّت کا عالَم

حضرتِ سیدنا امام حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اپنے ابو جان حضرتِ سیّدُنا علی المرتضیٰ شیرِ خُدا رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے بے حد پیار کرتے تھے اور اِسی وجہ سے آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اپنے تمام شہزادوں (یعنی بیٹوں) کے نام "علی" رکھتے تھے۔ بڑے شہزادے (یعنی بڑے بیٹے) کا نام "علی اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہ" ہے۔ اُن سے چھوٹے جو کہ امام زین العابدین کے نام سے مشہور ہیں مگر اِن کا اَصل نام "علی اَوسط رَضِیَ اللہُ عَنْہُ" ہے اور سب سے چھوٹے شہزادے، ننھے ننھے پیارے پیارے "علی اصغر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ" ہیں۔ (امام زین العابدین رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے علاوہ دونوں شہزادے اپنے ابو جان کے ساتھ "میدانِ کربلا" میں شہید ہو گئے تھے۔)

اس شہیدِ بلا شاہِ گلگوں قبا بیکسِ دشتِ غربت پہ لاکھوں سلام (حدائقِ بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

مَحَبَّتِ امامِ حُسین

شہزادۂ گلگوں قبا (یعنی گُلاب کی طرح سُرخ جُبہ پہنے ہوئے) حضرتِ سیدنا امامِ حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے ارشاد فرمایا: مَنْ اَحَبَّنَا لِلّٰہِ کُنَّا نَحْنُ وَھُوَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ کَھَاتَیْنِ یعنی جس

www.dawateislami.net

نے اللہ پاک کی رضا کے لئے ہم سے محبت کی ہم اور وہ قیامت کے دن یوں ہوں گے، شہادت اور درمیانی انگلی سے اشارہ فرمایا۔(معجم کبیر ج۳ص۱۲۵ حدیث ۲۸۸۰،دار احیاء التراث العربی بیروت)

صَحابہ کا گدا ہوں اور اہلِ بیت کا خادِم یہ سب ہے آپ ہی کی تو عنایت یا رسولَ اللہ

(وسائلِ بخشش)

سچی خواہش

حضرتِ سَیِّدنا علامہ عبدُالرَّحْمٰن ابنِ جوزی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ حضرتِ سیدنا عَمْرو بن لیث رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے سامنے اُن کی تمام فوج کو جمع کیا گیا، حضرت سیدنا عَمْرو بن لیث رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے جب اپنی فوج کی یہ کثرت دیکھی تو رو پڑے اور دِل ہی دِل میں کہنے لگے، اے کاش! امامِ حُسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی شہادت کے وقت میں وہاں موجود ہوتا اور میرے پاس اِتنی فوج ہوتی تو میں اپنی جان، شان و شوکت اور ساری فوج کو اُن پر قربان کر دیتا۔ اُس زمانے کے کسی وَلِیُّ اللہ کو خواب میں اللہ کریم کے آخری نبی، محمدِ عربی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت ہوئی تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: عَمْرو بن لیث سے کہہ دو کہ اُس کے دل میں جو خیال آیا ہے ہمیں اُس کی خبر ہے اور ہم نے اُس کے اِرادے کو قبول کر لیا ہے، اللہ کریم تمہیں اِس ارادے اور خیال پر اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ جب خواب دیکھنے والے نے حضرت سیدنا عَمْرو بن لیث رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو یہ خوش خبری سنائی تو وہ خوشی سے جُھوم اُٹھے اور اُن کی آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگ گئی۔ (بستان الواعظین ص ۲۴۰ ملتقطا، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

محبتِ امامِ حُسین کی وجہ سے مغفرت ہوگئی

حضرت سیدنا عَمْرو بن لیث رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو انتقال کے بعد کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا: اللہ پاک نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ اُنہوں نے فرمایا: اللہ کریم نے مجھے

www.dawateislami.net

بخش دیا، پوچھا: کس سبب سے؟ فرمایا: ربِّ کریم نے اِسی اچّھی نیت کے سبب میری مغفرت فرما دی۔ (مدارج النبوت ج ا ص ۳۰۵ ملخصا، مرکز اہلِ سنت برکات رضا ہند) **اللہ ربُّ العِزَّت کی ان پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

عمر مبارک

بوقتِ شہادت سیِّدُ الشُّہَدا، امامِ عالی مقام حضرتِ سَیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی عمر مبارک 56 سال پانچ ماہ پانچ دن تھی۔ (سوانح کربلا ص ۱۷۰، کراچی)

کربلا کے جاں نثاروں کو سلام فاطمہ زَہرا کے پیاروں کو سلام
یا حسین ابنِ علی مُشکل کُشا آپ کے سب جاں نثاروں کو سلام
جو حُسینی قافِلے میں تھے شریک
کہتا ہے عطّار ساروں کو سلام (وسائلِ بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

فہرس

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
تعارف	1	(4) سخاوت کی ایک مثال	11
گھٹی، اَذان اور عقیقہ	2	نواسۂ رسول رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی عِبادات	12
بالوں کے وَزن کے برابر خیرات	2	نماز روزے کی کثرت	14
9 فرامینِ مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم	3	امامِ پاک کا عمامہ شریف	15
اَچھوں کی مشابہت	7	ابو جان سے محبت کا عالم	15
4 حکایاتِ امام حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ	8	محبتِ امامِ حُسین	15
(1) غریبوں مسکینوں سے محبت	8	سچی خواہش	16
(2) راہِ خُدا میں صدقہ و خیرات	9	محبتِ امامِ حُسین کی وجہ سے مغفرت ہو گئی	16
(3) گالیاں دینے والے کو دُعائیں دِیں	10	عمر مبارک	17

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پھر بُلا کربَلا یا شہِ کربَلا

پھر بُلا کربلا، یاشہِ کربلا
اپنا روضہ دکھا، یاشہِ کربلا

تیرے دربار کو، اس کے انوار کو
آہ! کب پاؤں گا، یاشہِ کربلا

میں نے چُومی نہیں، کربلا کی زمیں
ایک عرصہ ہوا، یاشہِ کربلا

کوچۂ پاک کو، خَس کو خاشاک کو
چوموں آکر شہا، یاشہِ کربلا

ایسا پاؤں جُنوں[1]، دھڑکنوں میں سُنوں
کربلا کربلا، یاشہِ کربلا

از پئے چار یار، اے شہِ ذی وقار
اپنا شیدا بنا، یاشہِ کربلا

چشمِ نم دیجئے اپنا غم دیجئے
از طُفیلِ رضا، یاشہِ کربلا

خواب میں آیئے، جلوہ دکھلایئے
از پئے مصطفٰے، یاشہِ کربلا

اس گُنہگار کو، خوار و بدکار کو
جیسا بھی ہے نِبھا، یاشہِ کربلا

ابنِ شاہِ عرب! مَرَضِ عِصیاں سے اب
دیدو مجھ کو شِفا، یاشہِ کربلا

ایک مظلوم کو اپنے مغموم کو
آفتوں سے چُھڑوا، یاشہِ کربلا

میرے اُجڑے چمن پر کرم کی جھَڑن[2]
اب تو برسا شہا، یاشہِ کربلا

دل کو مل جائے چَین اَلْمدد یا حُسین
ہوں بہُت غمزدہ، یاشہِ کربلا

اب ہو رخصت خَزاں، کِھل اُٹھے گُل سِتاں
وہ چلا دو ہوا، یاشہِ کربلا

ذُوالْفِقارِ علی، جب عدو پر چلی
قہر سا چھا گیا، یاشہِ کربلا

آہ! دشمن مرے، خُوں کے پیاسے ہوئے
لیکے تلوار آ، یاشہِ کربلا

سن لو فریاد کو آؤ اِمداد کو
ابنِ مُشکِلکُشا، یاشہِ کربلا

ہو مُیَسَّر امام اب شہادت کا جام
کردو حق سے دُعا، یاشہِ کربلا

جانبِ کربلا کاش! عطّار کا
چل پڑے قافلہ، یاشہِ کربلا (وسائلِ بخشش ص528)

---

[1]: دیوانگی [2]: زور و شور کی بارش جو جل تھل کردے۔

978-969-722-139-4
01082101

DAWAT-E-ISLAMI

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net